خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

سوموار | 4۔نومبر1996ء

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81نمبر252 | سوموار 21 جمادی الثانی۔ 1417ھ 4نبوت 1375ہش 4نومبر1996ء

## گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہوسکتے

یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آسکتے اور نہ روح القدس تمہیں مل سکتا ہے۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پاگئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جب کہ تمہیں یقین کی دولت دی ئے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہوسکتے۔ کیا تم ایسے راخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو؟

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم پاک نہیں ہوسکتے جب تک کہ میں کسی کو پاک نہ کروں۔ تم اندھے ہو مگر جسے میں آنکھیں دوں۔ تم مُردے ہو مگر جسے میں زندگی عطا کروں۔ پس انسان کو چاہئے کہ ہمیشہ دعا میں لگا رہے اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی سچی تڑپ اور سچی خواہش پیدا کرے اور خدا تعالیٰ کی محبت کی پیاس دل میں پیدا کرے تاکہ پھر خدا تعالیٰ کا فیضان بھی اس کی نصرت کرے اور اسے قدرت نمائی سے اٹھائے۔ خدا تعالیٰ کی تلاش میں اور اس کی مرضی کے ڈھونڈنے میں فنا ہو جاوے تا خدا پھر اسے زندہ کرے اور شربت وصل پلاوے اور اگر انسان جلدی کرے گا اور خدا تعالیٰ کی چنداں پروا نہ کرے گا یا معمولی طور سے لاپرواہی کرے گا تو پھر یاد رکھو کہ خدا بھی غنی عن العالمین ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 564)

## زمرۂ ابرار میں داخل ہونے کے لئے ایمانی قویٰ کو خرچ کرنا ضروری ہے

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب۔امام جماعت احمدیہ الاول)

فطرت انسانی پر غور کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ تمام قویٰ پہلے کمزوری سے کام کرتے ہیں چلنے میں بولنے میں پکڑنے میں' غرض ہر بات میں ابتدا لڑکپن میں کمزوری ہوتی ہے۔ لیکن جس قدر ان قویٰ سے کام لیتا ہے۔ اسی قدر طاقت آجاتی ہے۔ پہلے دوسرے کے سہارے سے چلتا ہے پھر خود اپنے سہارے سے چلتا ہے۔

اس طرح پہلے تتلا کر بولتا پھر نہایت صفائی اور عمدگی سے بولتا ہے۔ پکڑتا ہے وغیرہ وغیرہ گویا بتدریج نشوونما ہوتا ہے۔ اگر چند طاقتوں سے کام لینے کو چھوڑ دے تو وہ طاقتیں مردہ یا پژمردہ ضرور ہو جاتی ہیں۔ یہی معنی ہیں جب انسان بدی کی طرف قدم اٹھاتا ہے تو طاقت کمزور ہو جاتی ہے اور نیکی کے قویٰ بالکل از کار رفتہ ہوتے ہیں۔ یہ کوئی ظلم نہیں۔ اگر کسی حاکم کو حکومت دی جائے اور فرائض منصبی کو ادا نہ کرے تو نگران گورنمنٹ اس کے وہ اختیارات سلب کر دے گی اور اسے معزول کرے گی اور اگر اس حالت کو دیکھتے ہوئے بھی کوئی پرواہ نہ کرے تو یہ امر عاقبت اندیشی اور عقل کے خلاف ہے' کہ ست انسان کے پاس رکھی جاوے ایسے ہی وہ انسان ہے جو ایمانی قویٰ کو خرچ نہیں کرتا وہ ابرار کے زمرہ میں رہ نہیں سکتا۔

جن کے عقائد حقہ ہیں یعنی وہ خدا پر ایمان لاتے ہیں' جزاء سزا اور خدا کی کتابوں اور انبیاء علیہم السلام پر ایمان لاتے ہیں پھر ان وسائط کو مانتے ہیں جن کا مقصود اتم فرمانبرداری ہے۔ پھر عمل کے متعلق کیا چاہئے۔ سب سے زیادہ عزیز مال ہے پانچ روپے کا سپاہی پانچ روپے کے بدلے میں عزیز جان دینے کو تیار ہے۔ ماں باپ اس روپیہ کے بدلے اس عزیز چہرہ کو جدا کر دیتے ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ مال کی طرف انسان بالطبع جھکتا ہے۔ لیکن جب خدا سے تعلق ہو۔ تو پھر مال سے بے تعلقی دکھاوے اور واقعی ضرورتوں والے کی مدد کرے۔ مسکینوں کو دے جو بے دست و پا ہیں۔ رشتہ داروں کی خبر لے کوئی کسی ابتلا میں پھنس گیا ہو تو اس کو نکالنے کی کوشش کرے۔ مگر سب سے مقدم ذوی القربیٰ کو فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ذوی القربیٰ کے ساتھ سلوک کرنا زیادتی عمر کا موجب ہے۔ یتیموں کی خبر لے۔ پھر جو بے دست ہیں ان کی خبر لے۔ پھر جو علم پڑھتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھتے ہیں اور مصیبت میں مبتلا شدہ لوگوں کی خبر لے۔ پس جناب الٰہی کے ساتھ تعلق ہو اور دنیا اور اس کی چیزوں سے بے تعلق دکھاوے۔ پھر جناب الٰہی کی راہ میں جان کو خرچ کرے۔

(از خطبہ 20 اکتوبر 1899ء)

بچپن سے ایسے بچوں یعنی (واقفین نو) کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

## درخواست دعا

○ میرے بھائی آفتاب احمد خان صاحب (امیر جماعت یو۔کے) کی وفات پر جن بہن اور بھائیوں کی طرف سے تعزیت کے خطوط ملے اور میرے پاس آئے۔ میں ان کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ وہ تو میرے بھائی تھے۔ لیکن جماعت احمدیہ کے لئے ایک قیمتی وجود تھا۔ ہم سب کو یہ کمی شدت سے محسوس ہوتی رہے گی۔ میں جماعت کے تمام افراد سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب بہن بھائیوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی بیوی اور بچوں کا خود حامی و ناصر ہو۔

ڈاکٹر نشاط احمد خان سابقہ میڈیکل آفیسر
میونسپل کارپوریشن سٹور راولپنڈی
نزد ٹی بی ہسپتال اصغر مال روڈ۔ راولپنڈی

## اعزاز سبقت کا ایوارڈ

صدر پاکستان نے ایک احمدی طالب علم مکرم اعجاز ظفر اللہ صاحب ابن مکرم چوہدری ظفر اللہ کاہلوں صاحب دار النصر غربی ربوہ کو ایم ایس سی ریاضی کے امتحان 1993ء میں اعلیٰ ترین فیصد نمبر حاصل کرنے پر "اعزاز سبقت" کا ایوارڈ عطا فرمایا ہے۔ یہ ایوارڈ ایم ایس سی میں اعلیٰ ترین پوزیشن حاصل کرنے والے کو دیا جاتا ہے۔ وزارت تعلیم کی طرف سے جاری شدہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جب سے یہ ایوارڈ جاری ہوا ہے اس کے بعد سے پنجاب سے یہ ایوارڈ حاصل کرنے والے وہ واحد طالب علم ہیں۔ مکرم اعجاز ظفر اللہ صاحب نے یہ اعزاز قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد کے طالب علم کے طور پر حاصل کیا ہے۔ حکومتی اعلان میں عزیز موصوف کو اس اعزاز کے حاصل کرنے پر مبارکباد دی گئی ہے اور ان کی کامیابی کو باعث فخر قرار دیا گیا ہے۔

مکرم اعجاز ظفر اللہ صاحب اب پی ایچ ڈی کے لئے انگلینڈ جا رہے ہیں۔ ان کی مزید کامیابیوں کے لئے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

دیانت اور امانت کے اعلیٰ مقام تک ان (واقفین نو) کو پہنچانا ضروری ہے۔
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

## کوشش' تدبیر' مجاہدہ اور دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

4- نبوت 1375 ھش 4 - نومبر 1996ء

# ہمارا قدم صدق کا قدم ہو

بیعت کرلینا اور ایمان لے آنا ایک بات ہے اور اس بیعت اور ایمان میں اخلاص کا ہونا دوسری بات۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے بار بار یہ فرمایا کہ محض لفظی بیعت کوئی معنے نہیں رکھتی۔ بیعت کر کے اپنی زندگی کو مکمل طور پر بدل دینے کی ضرورت ہے اور اس تبدیلی کو نہ صرف انسان خود محسوس کرے بلکہ لوگ محسوس کریں۔ اسی لئے حضرت صاحب فرمایا کرتے تھے کہ بیعت کے بعد جب لوگ آپ کو دیکھیں تو وہ محسوس کریں کہ آپ وہ نہیں ہیں جو پہلے تھے۔ اب کوئی تبدیلی آگئی ہے۔ یہ بات بذات خود دعوت الی اللہ میں مد ہے۔ جب لوگ یہ پوچھیں کہ یہ تبدیلی کیسے آئی اور انہیں بتایا جائے تو ان کا دل چاہے کہ ان میں بھی یہ تبدیلی آئے۔ اور ایسا ہو صرف اس وقت سکتا ہے جب بیعت کو پوری طرح سمجھ لیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے۔ اس کی ہر بات کو مد نظر رکھا جائے اور کوشش کی جائے کہ کوئی بات کسی حد تک بھی اس کے خلاف نہ ہو۔ یہی بیعت کی اصل روح ہے اور اسی کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ اس طرح ایمان لانا اخلاص کے ساتھ ایمان لانے والی بات ہے۔ لیکن اگر خدانخواستہ بظاہر تو بیعت کرلی جائے اور ایمان بھی لے آئیں لیکن اس ایمان میں دنیا کی کچھ ملونی ہو جسے ایک رنگ میں نفاق بھی کہا جاسکتا ہے یا اس میں کوئی بزدلی ہو تو اسے صحیح طور پر بیعت کرنا اور ایمان لانا نہیں کہا جاسکے گا۔ اور ایسی بیعت سے اور ایسے ایمان سے کوئی تقویٰ کا درجہ حاصل نہیں ہوسکے گا۔

جیسا کہ ہم جانتے ہیں تقویٰ ہماری یوں رہنمائی کرتا ہے کہ جو باتیں خدا کو پسند ہیں وہ کی جائیں اور جو خدا کو پسند نہیں ان کے قریب بھی نہ آیا جائے۔ محبت اور خوف دونوں مل کر تقویٰ پیدا کرتے ہیں۔ یعنی محبت اس بات سے کہ خدا کی پسندیدگی حاصل کی جائے اور خوف اس بات سے کہ ہماری کسی بات سے خدا تعالیٰ ناراض نہ ہو جائے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم کوئی ایسی بات کر بیٹھیں جو اس کے احکام کی روح کے خلاف ہو۔ جو اسے پسند نہ ہو۔ جو وہ نہیں چاہتا کہ انسان اس میں ملوث ہو۔ پس دنیا کی کوئی ملونی بھی نہیں ہونی چاہئے اور ہمارے دل میں نفاق یا بزدلی کا کوئی شائبہ بھی نہیں ہونا چاہئے۔ صرف اس قسم کا ایمان وہ ایمان ہے جو انسان کی زندگی کو بدل کر رکھ دیتا ہے اور خدا اسے قریب سے قریب تر کر دیتا ہے۔ اور حقیقت میں یہی وہ لوگ ہیں جنہیں خدا تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ جنہیں اپنا دوست بناتا ہے۔ جن کے قدم کو قدم صدق کہتا ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں ہر وہ شخص جس کا قدم قدم صدق ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کی نعماء سے بھرپور حصہ پائے گا۔ اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی۔

پس ہمیں ہر وقت اس بات پر غور کرتے رہنا چاہئے۔ کہ ہم نے بیعت کو کہاں تک نبھایا ہے۔ ہمارا ایمان کہاں تک مخلصانہ ایمان ہے۔ ہمارے قول اور ہمارے فعل میں کوئی نفاق یا بزدلی کا شائبہ تو نہیں اور اگر خدانخواستہ ہمیں کوئی ایسی ناپسندیدہ چیز نظر آئے تو اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہئے۔ ہمارا ایمان ہمیں اطاعت کی راہ پر ڈال دے اور حقیقت یہ ہے کہ بیعت جس کے اصل معنے اپنے آپ کو بیچ دینے کے ہیں وہ مکمل اطاعت کا تقاضا کرتی ہے۔ جب اپنے آپ کو کسی کے ہاتھ بیچ ہی دیا تو پھر اپنی کسی بات کا کیا مطلب۔ پھر تو اسی کی ہر بات مانی جائے گی جس کے ہاتھ پر اپنے آپ کو بیچا ہے اور اس کی ہر وہ بات جس سے وہ روکے اس سے رکنا پڑے گا اور اس سے رکنا ہی درحقیقت سعادت مندی کی علامت ہے۔

پس آیئے ہم سب اپنی بیعت اور اپنے ایمان کو پرکھتے رہیں اور ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ جو کچھ بھی کہیں اور جو کچھ بھی کریں وہ خدا تعالیٰ کی پسندیدگی کا باعث ہو۔ ہمارا ہر قدم قدم صدق ہو۔ ہماری بیعت اور ہمارے ایمان میں دنیا کی کوئی ملونی نہ ہو۔ یہی بات ہے جو ہم سے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) چاہتے ہیں اور انہی باتوں پر عمل کرنے سے ہم صحیح معنوں میں احمدی کہلا سکتے ہیں۔

ہمیں یہ بات بھی کسی صورت بھولنی نہیں چاہئے کہ جن مقاصد کے لئے ہم نے احمدیت کو قبول کیا ہے ان کے حصول میں یہی باتیں مد ثابت ہوسکتی ہیں۔ ہم جتنا جتنا ان باتوں پر غور کر کے ان پر عمل کریں گے اتنا ہی زیادہ ہم اپنے آپ کو صحیح احمدی بناتے چلے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم ان باتوں پر غور کریں۔ ان باتوں پر عمل کریں۔ اور اس کی پسندیدگی ہمیں حاصل ہو۔

---

اب زمانے کو ساتھ لے کے چلیں
سارے لوگ ایک ساتھ پھولیں پھلیں
ہو نہ حسرت کسی کے دل میں بھی
کوئی ایسے نہ ہوں جو ہاتھ مَلیں

ابوالاقبال

دعا کی مثال ایک چشمہ شیریں کی طرح ہے جس پر (صاحب ایمان) بیٹھا ہوا ہے۔ وہ جب چاہے اس چشمہ سے اپنے آپ کو سیراب کر سکتا ہے۔ جس طرح ایک مچھلی بغیر پانی کے زندہ نہیں رہ سکتی اسی طرح (صاحب ایمان) کا پانی دعا ہے کہ جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس دعا کا ٹھیک محل (عبادت) ہے جس میں وہ راحت اور سرور (صاحب ایمان) کو ملتا ہے کہ جس کے مقابل ایک عیاش کا کامل درجہ کا سرور جو اسے کسی بدمعاشی میں میسر آسکتا ہے ہیچ ہے۔ بڑی بات جو دعا میں حاصل ہوتی ہے وہ قرب الٰہی ہے۔ دعا کے ذریعہ ہی انسان خدا تعالیٰ کے نزدیک ہو جاتا اور اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔

---

شرک تین قسم کا ہے اول یہ کہ عام طور پر بت پرستی درخت پرستی وغیرہ کی جاوے۔ یہ سب سے عام اور موٹی قسم کا شرک ہے۔ دوسری قسم شرک کی یہ ہے کہ اسباب پر حد سے زیادہ بھروسہ کیا جاوے۔ کہ فلاں کام نہ ہوتا تو میں ہلاک ہو جاتا۔ یہ بھی شرک ہے۔ تیسری قسم شرک کی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود کے سامنے اپنے وجود کو بھی کوئی شئے سمجھا جاوے موٹے شرک میں تو آجکل اس روشنی اور عقل کے زمانہ میں کوئی گرفتار نہیں ہوتا البتہ اس مادی ترقی کے زمانہ میں شرک فی الاسباب بہت بڑھ گیا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ



Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر صوفی بشارت الرحمان صاحب

... ناصر نمبر "خالد"

# حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

## بحیثیت پرنسپل تعلیم الاسلام کالج

امامت ایک انعامی تاج ہوتا ہے۔ جو ایمان والوں کی جماعت کے سر پر خدا تعالیٰ کی طرف سے رکھا جاتا ہے۔ اس جماعت کے سر پر جو ایمان اور اعمال صالحہ اور بالخصوص ایمان بالامامت کو قائم و دائم رکھنے والے ضروری اعمال صالحہ کے اعلیٰ معیار پر قائم ہوتی ہے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث فرمایا کرتے تھے کہ امام جماعت اور جماعت ایک ہی وجود کے دو نام ہیں۔ انتخاب امامت کے وقت اللہ تعالیٰ اس وقت کے ایمان والوں میں سے اعلیٰ ترین اور اتقیٰ وجود کو ظاہر کر دیتا ہے۔ تاہم وہ وجود اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب مسند امامت پر رونق افروز ہوتا ہے تو اپنے پہلے وجود کی نسبت سے بہت زیادہ چمک اٹھتا ہے۔ اس کی وہ استعدادیں اور کمالات نمایاں طور پر جگمگا اٹھتے ہیں پہلے بھی اس کے اندر موجود ہوتے ہیں۔ مگر اپنی پوری شان اور آب و تاب بعد میں ہی ظاہر کرتے ہیں۔

اسی طرح کی نمایاں اور اچانک چمک امامت کی مسند پر قدم رکھنے کے بعد حضرت امام جماعت الثالث میں بھی پیدا ہوئی۔ اگرچہ امامت سے پہلے کے زمانے میں بھی وہ استعدادیں اور کمالات ظاہر ہوتے رہتے تھے۔ حضرت امام جماعت الثالث یکم مئی 1944ء سے لے کر 8۔نومبر 1965ء تک پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان لاہور و ربوہ کے عہدہ جلیلہ پر متمکن رہے۔ اس تمام عرصہ میں یہ عاجز بھی آپ کے قدموں میں اسی کالج کا پروفیسر رہا اور رات دن حضرت صاحب کے زیر سایہ کام کرنے کی توفیق پائی۔ اس عرصہ میں بعض مواقع پر حضرت صاحب کا بلند روحانی مقام ہم پر ظاہر ہوتا رہا۔

اس مختصر سے زیر نظر مضمون میں ایسے ہی چند واقعات کا تذکرہ مد نظر ہے۔

1۔ 1944ء میں دسمبر کا مہینہ تھا اور تعلیم الاسلام کالج قادیان کی یونین کا افتتاحی اجلاس ہونا تھا۔ یونین کے عہدیداران نے جناب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج حضرت امام الثالث سے خواہش کی کہ افتتاحی اجلاس سے آپ خطاب فرماویں۔ آپ نے فرمایا اچھا دس پندرہ منٹ کے لئے میں طلبہ سے کچھ خطاب کروں گا۔ طلبہ نے دریافت کیا کہ آپ کے خطاب کا عنوان کیا ہوگا؟ تو آپ نے فرمایا "حسن اور عشق" اس پر طلبہ (عہدیداران کالج یونین) ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ اور مسکرانے لگے کہ حضرت میاں صاحب نے (کالج کے زمانے میں حضرت صاحب کو "میاں صاحب" کے خطاب سے یاد کیا جاتا تھا) یہ عجیب سا عنوان اپنی تقریر کے لئے چنا ہے۔ قادیان میں یہ خبر خوب پھیلی کہ آج شام کالج کے پرنسپل میاں صاحب اس عنوان پر تقریر کریں گے۔ وقت مقررہ پر کالج کا ہال طلبہ و دیگر سامعین سے کھچا کھچ بھر گیا۔ حضرت صاحب نے تقریر فرمائی تقریر کیا تھی علم و عمل کا ایک نیا نکتہ واضح کر دیا۔ تعلیم و تعلم کے طریق کار کی عجیب طریقے سے وضاحت فرمائی۔ آپ نے فرمایا ہر طالب علم میں خدا تعالیٰ نے ایک مخفی حسن کسی نہ کسی کمال یا استعداد کے لحاظ سے ودیعت کیا ہوا ہوتا ہے حقیقی استاد وہ ہے جو اس حسن پر عاشق ہو کر ایک والہانہ جستجو اور سرگرمی کے ساتھ اس مخفی حسن کو اجاگر کرے اور پھر اس کی نشوونما کا سامان کرے تعلیم الاسلام کالج میں طلبہ سے اس پہلے خطاب میں ایک طرف طلبہ کو ان کی قدروقیمت سے روشناس کرا دیا گیا تو دوسری طرف اساتذہ کو اپنے فرائض یاد دلائے گئے تا دونوں اطراف کے تعاون سے صحیح اور شاندار نتائج پیدا ہوں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ اگر ہمارے طلبہ اپنی اس حقیقت کو نہ بھولیں اور اساتذہ والہانہ طور پر کوشش کریں تو قوم کے طلباء دنیا کے حسن میں کیسا عظیم الشان اضافہ کر دیں؟ افسوس کہ اجاگر ہونے کی بجائے بعض اوقات مخفی جوہر بالکل ہی کچل دیئے جاتے ہیں گویا ایک نفس ذکیہ کو قتل کر دیا جاتا ہے۔

اس واقعہ اور حضرت صاحب کے اس خطاب سے اس دوربین اور دور رس نگاہ کا پتہ چلتا ہے جو ان فطرت کے کمالات کے سلسلہ میں آپ کو حاصل تھی۔ بعد میں زمانہ امامت میں ایسی دور رس نگاہ کے طفیل آپ کی عظیم الشان تعلیمی سکیم کا اجراء ہوا جس کے شیریں پھلوں سے جماعت احمدیہ اس وقت لطف اندوز ہو رہی ہے۔

2۔ 1946ء کا ذکر ہے کہ تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل کے دفتر میں ایک دن حضرت صاحب نے خاکسار سے فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ کے زمانے میں تو ہر احمدی آخر شب کی عبادت کا عادی ہوتا تھا۔ مگر ہماری نئی نسل میں یہ مبارک عادت بہت کم نظر آتی ہے۔ فرمایا کہ میں نے بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں خدام کے آخر شب کی عبادت کے وقت جمع ہونے کا انتظام کیا ہے تا باجماعت آخر شب کی عبادت کا التزام بھی ہو اور کچھ لاٹھی فائیٹنگ کی مشق بھی ہو۔ خاکسار سے فرمایا کہ آپ بھی ضرور اس میں شامل ہوا کریں۔ اور فضل عمر ہوسٹل کے طلبہ کی مدد سے اردگرد کے اہل محلہ کے جگانے کا انتظام بھی کریں۔ خاکسار اس وقت مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھی تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ کس طرح حضرت صاحب کے دل میں یہ لگن اور فکر تھی کہ قوم کے نوجوان آخر شب کی عبادت کی عادت ڈالیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے مقرب بنیں۔ یہی وہ جذبات تھے جنہیں دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے بعد میں ایک وقت آپ کو اس جماعت کی روحانی امامت کے مسند جلیلہ پر فائز کر دیا۔

3 دعاؤں اور صدقات کی اہمیت اور عظیم افادیت پر کامل ایمان کے سلسلہ میں کالج کا ہی ایک اور واقعہ ہے مگر یہ لاہور کے کالج کے زمانہ کا ہے۔ 1952ء یا 1953ء کی بات ہے جبکہ کالج ڈی۔اے وی کالج کی بلڈنگ میں تھا اور وہیں کالج کا ہوسٹل تھا۔ کہ ہمارے ایک طالب علم عزیزم چوہدری الطاف حسین حال جو آج کل لاہور میں ہیں اپنڈے سائی ٹس میں مبتلا ہو گئے۔ درد سے تڑپ رہے تھے۔ رنگ نیلا پڑ گیا۔ حالت خطرناک ہو گئی۔ ہم انہیں لے کر فوراً میو ہسپتال پہنچے تو وہاں سرجن آن ڈیوٹی مکرم پروفیسر قاضی مسعود احمد صاحب تھے جنہوں نے فوری آپریشن کرنے کو کہا۔ اس پر ہم نے جناب پرنسپل صاحب (حضرت صاحب) سے رتن باغ لاہور میں آکر (جہاں آپ مقیم تھے) آپریشن کروانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا۔ اپریشن فوراً کروادیں۔ کالج کی طرف سے فوری طور پر ایک بکرا بطور صدقہ دیدیں۔ اور حضرت امام الثانی کی خدمت میں ربوہ دعا کے لئے فوری تار دیدیں۔ ایسا ہی کیا گیا۔ اپریشن ہوا اور چند دن کے بعد عزیزم الطاف صاحب تندرست ہو کر ہوسٹل میں آگئے۔ اس موقعہ پر کالج کے ایک طالب علم کی جان کی خاطر حضرت صاحب نے کالج کی طرف سے صدقہ دینے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت صاحب نے اس وقت امام جماعت کی دعا کی تاثیر پر کامل ایمان کی وجہ سے حضرت امام جماعت الثانی کی خدمت میں دعائیہ تار دلوائی چنانچہ امام جماعت کی دعا اور صدقہ کی برکت سے ہمارا یہ خوف امن سے بدل گیا۔

4 لاہور کے کالج ہی کے زمانہ کا واقعہ ہے کہ دریائے راوی میں تعلیم الاسلام کالج اور غالباً اسلامیہ کالج لاہور کا بمپنگ بوٹ ریس کا فیصلہ کن مقابلہ تھا اور جیتنے والی ٹیم نے اس سال کی چیمپئن شپ حاصل کرنی تھی۔ دریا پر اسلامیہ کالج کے طلباء بھی نعرے بلند کر رہے تھے۔ ہمارے طلبہ بھی اپنی ٹیم کو حبذا کہنے کے لئے جمع تھے۔ مگر فضا میں کدورت Tension تھی۔ پرنسپل صاحب اسلامیہ کالج نے مائک پر اعلان کیا کہ اگر اسلامیہ کالج کی ٹیم نے ٹی۔ آئی کالج کی ٹیم کو بمپ کر دیا تو وہ اپنی ٹیم کو سو روپے انعام دیں گے۔ اس پر پرنسپل صاحب تعلیم الاسلام کالج یعنی حضرت صاحب نے فوراً اپنی طرف سے مائک پر اعلان کروایا کہ اگر اسلامیہ کالج کی ٹیم نے تعلیم الاسلام کالج کی کشتی کو بمپ کر دیا تو پرنسپل ٹی۔ آئی کالج کی طرف سے بھی سو روپے اسلامیہ کالج کی ٹیم کو انعام دیا جائے گا۔ اس پر اسلامیہ کالج کی طرف سے پر زور نعرہ بلند ہوا کہ

"پرنسپل ٹی۔ آئی کالج ... زندہ باد"

جذبات کی سب کدورت (Tension) دور ہو گئی اور اخوت اور بھائی چارہ کے ماحول میں کشتی رانی کا فائنل مقابلہ شروع ہوا۔

حضرت صاحب کے اس اعلان نے اپنے کالج کی ٹیم پر بھی عجیب نفسیاتی جادو کر دیا۔ ہماری ٹیم کو زبردست احساس ہوا کہ ہمارے پرنسپل صاحب کو ہماری فتح پر کس قدر یقین ہے۔ اس احساس نے ان کے اندر بجلی جیسی قوت اور جوش پیدا کر دیا۔ اور جب مقابلہ ہوا تو چیمپئن شپ ٹی۔ آئی کالج کے حصہ میں آئی۔

دیکھئے حضرت امام الثالث کی حسن تدبیر کہ ایک ہی تدبیر کے وار سے دو فوائد حاصل کر لئے۔ دونوں کی باہمی کدورت (tension) کو بھی دور کر دیا دوسری طرف اپنی ٹیم کے اراکین میں مجنونانہ جوش عمل پیدا کر دیا۔

"ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات"

یہی ملکہ حسن تدبیر حضرت صاحب کے اندر دن بدن نشوونما پاتا گیا۔ کہ ایک وقت آیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو امامت کے منصب جلیلہ پر رونق افروز کر دیا۔ زمانہ امامت میں حضرت صاحب کی روحانی تحریکات اور حسن تدبیر نے جماعت احمدیہ کو ارفع منازل ترقی تک پہنچایا۔

5 ہمارے کالج کے زمانہ لاہور کے آخری ایام کا واقعہ ہے کہ صوبہ کے گورنر صاحب نے اسلامیہ کالج لاہور کی ایک تقریب میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ سابق ڈی۔اے وی کالج کی عمارت ٹی آئی کالج سے واپس لے کر اسلامیہ کالج لاہور کو دیدی جائے گی کیونکہ اسلامیہ کالج کی ضرورت بہت ہی اہم ہے۔ ٹی۔ آئی کالج کے لئے کسی اور جگہ انتظام کیا جائے گا۔ خاکسار نے جب یہ خبر سنی تو خاکسار پر سخت گھبراہٹ وارد ہوئی کہ اب کیا ہوگا؟ ہم کہاں جائیں۔ سائیکل لیا اور فوراً جناب پرنسپل کو یہ خبر سنانے مغرب سے ذرا قبل رتن باغ پہنچا اور حضرت صاحب کو اندر سے بلا کر نہایت ہی گھبراہٹ کے عالم میں بھرائی ہوئی آواز میں یہ اندوہناک خبر سنائی اس پر حضرت میاں صاحب یعنی جناب پرنسپل مسکرائے فرمانے لگے۔ صوفی صاحب کالج کا پرنسپل میں ہوں یا آپ ہیں۔ اگر گھبرانے کی بات ہے تو گھبرانا تو مجھے چاہئے کیونکہ کالج کے انتظامات کا میں ذمہ دار ہوں نہ کہ آپ۔ آپ اس طرح کیوں گھبرا رہے ہیں۔ پھر فرمایا۔ اچھا یہ تو بتائیں کہ کیا آپ کو یقین ہے کہ ہمارے کالج کا لاہور میں ہی رہنا جماعت احمدیہ کے مفاد میں ہے۔ شائد یہ امر ہمارے کالج کے ربوہ جانے کا سامان ہی ہو۔ اور شاید اللہ تعالیٰ کے علم میں جماعت کا مفاد اسی میں ہو کہ ہمارا کالج اب ربوہ چلا جائے۔ مت گھبرائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ وہی معاملہ کرے گا جو ہمارے حق میں مفید ہوگا۔ خاکسار بالکل ٹھنڈا ہو گیا اور شرمندگی کے عالم میں رتن باغ سے لوٹا۔ اس واقعہ سے پتہ لگتا ہے کہ ابتلاء کے سامنے حضرت صاحب کس طرح پر سکون رہتے تھے۔ گھبراہٹ کا نام و نشان بھی آپ کے اندر نہ پایا جاتا تھا۔ اللہ

باقی صفحہ 4 پر

### ایک اچھی بات

کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے گناہوں کا حملہ سخت ہوتا ہے اور اصلاح مشکل نظر آتی ہے مگر گھبرانا نہیں چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# محترم مولانا نذیر احمد صاحب علی

مکرم ملک صلاح الدین صاحب اپنی کتاب میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب علی کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

آپ نے 1944ء اور 1945ء میں دونوں بار مغربی افریقہ سے قادیان اور واپسی کے سفر وسطی افریقہ سے کئی ہفتوں میں بذریعہ لاری دشوار گزار صحرا عبور کرکے کئے۔ اور ایسی ایسی دور دراز بستیوں میں پیغام حق پہنچایا جہاں کی آبادی نے کبھی حضرت (بانی سلسلہ) کی آمد کا ذکر تک نہیں سنا تھا۔ آج اس راستہ مغربی افریقہ کا سفر بہت آسان ہو گیا ہے۔ ان ایام میں بہت ہی کٹھن اور تکلیف دہ تھا۔ لیکن آپ نے گوناگوں مشکلات اور صحت کی خرابی اور دیگر ناموافق حالات کے باوجود اہل و عیال سمیت اس راستہ سے سفر کرکے نہ صرف سلسلہ کا بہت سا روپیہ بچایا۔ بلکہ دیگر مربیان کے لئے قربانی اور اخلاص و ایثار کا بھی اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔ چنانچہ بعد میں بہت عرصہ تک سلسلہ کی مالی حالت کے مدنظر حضرت امام جماعت الثانی اسی راستہ مربیان کرام کو مغربی افریقہ بھجواتے اور منگواتے رہے۔ چنانچہ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر فاضل۔ مولوی نسیم سیفی صاحب بی۔ اے۔ مولوی عبدالخالق صاحب فاضل۔ مولوی صالح محمد صاحب فاضل۔ مولوی نذیر احمد صاحب رائے ونڈی۔ مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی۔ مولوی عبدالحق صاحب ننگلی۔ مولوی بشارت احمد صاحب نسیم امروہی' مولوی بشارت احمد صاحب بشیر۔ مولوی محمد صادق صاحب لاہوری۔ صوفی احمد شاہ صاحب۔ ملک احسان اللہ صاحب۔ اور قریشی محمد افضل صاحب کو یہ ثواب حاصل ہوا۔

آپ مالی قربانی میں بھی نمونہ تھے۔ چنانچہ مجھے آپ کے عزیز فرزند مبارک احمد صاحب نذیر نے سنایا کہ 1953ء میں آپ نے گھر میں نہایت حسرت سے کہا۔ کہ جوانی میں مجھے بڑی بڑی رقوم چندہ میں دینے کی توفیق ملی۔ مگر اب بڑھاپے اور بیماری میں اخراجات کی زیادتی کی وجہ سے صرف چند روپے ہی پیش کر پاتا ہوں۔ کاش میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکوں۔ اسی شام کو ایک دوست کی طرف سے پچاس روپے کا منی آرڈر ملا۔ انہوں نے لکھا تھا کہ میں نے زمانہ طالب علمی میں آپ سے پچاس روپے قرض لئے تھے۔ بعد میں آپ نے یہ رقم طلب نہ کی۔ اب مجھے تحریک ہوئی ہے کہ بھیج دوں۔ آپ نے کہا کہ یہ رقم اللہ تعالیٰ نے میری خواہش کو پورا کرنے کے لئے بھجوائی ہے۔ ورنہ مجھے تو رقم قرض کے طور پر دینا یاد نہیں۔ سو آپ نے چندہ تحریک جدید میں دے دی۔ اس وقت آپ کے گھر کی حالت یہ تھی۔ کہ سخت تنگی کا سامان تھا۔ اور ایسی رقم ایک غیبی امداد کا رنگ رکھتی تھی۔ لیکن آپ نے ایک حبہ تک گھر میں خرچ کرنا پسند نہیں کیا۔

تحفظ اموال سلسلہ کے تعلق میں آپ گھرے ذاتی مراسم اور اپنے ذاتی آرام کو حائل نہیں ہونے دیتے تھے۔ آپ کا طریق اس بارہ میں بھی دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا تھا۔ چنانچہ وفات سے چند ہفتہ قبل آپ پوجیہوں کے شفاخانہ میں داخل تھے۔ کہ ایک روز دفعتہ" آپ کو خیال آیا کہ مدت سے حساب کی پڑتال نہیں کی گئی۔ ممکن ہے خاکسار نے حسابات باقاعدہ رکھنے میں اور بالالتزام اندراجات کرنے میں سستی سے کام لیا ہو۔ چنانچہ آپ کے ارشاد بذریعہ تار پر میں فوراً مدارس اور مربی ہاؤس کے حسابات کے رجسٹر اور بینک بکس لے کر آپ کے پاس پہنچا۔ اور ایسی حالت میں کہ ڈاکٹری ہدایت تھی کہ آپ چارپائی سے نہ ہلیں اور دماغی کام نہ کریں۔ آپ نے سارے حساب کی پڑتال کی اور ہدایات دیں۔ اور پھر اسی شام مجھے واپس بھجوا دیا باوجودیکہ آپ سیکنڈ کلاس ریلوے میں سفر کرنے کے مجاز تھے۔ لیکن آپ کفایت شعاری کے مدنظر ماسوا شدید علالت کی مجبوری کے عموماً تھرڈ کلاس میں یا زیادہ سے زیادہ انٹر میں سفر کرتے تھے۔ آپ ہمیشہ کوشاں رہتے کہ جماعتی روپیہ نہایت احتیاط اور کفایت شعاری سے صرف ہو۔ اور بہتر سے بہتر نتائج برآمد ہوں۔ اور جماعت پر کم سے کم مالی بوجھ پڑے خواہ خود تکلیف اور کوفت ہی کیوں نہ برداشت کرنی پڑے۔

آپ کو افریقن لوگوں سے خاص محبت و قرابت کا تعلق پیدا ہو گیا تھا۔ اور آپ افریقن ماحول اور مجالس میں بہت بشاشت و انبساط محسوس کرتے اور اپنے گھر کی طرح وہاں اپنے تئیں خوش اور بے تکلف سمجھتے تھے۔ اور کبھی کبھی تقاریر۔ خطبات اور ملاقاتوں میں اس محبت کا ذکر ایسے موثر و دلکش پیرایہ میں کرتے تھے کہ افریقن عوام غیر معمولی طور پر متاثر ہوتے۔ اور آپ کی باتیں نہایت توجہ اور انہماک سے سنتے۔ ملک کے اندرونی علاقوں کے طویل دوروں میں ہندوستانی اور شامی احباب کی قیام گاہیں میسر آنے پر بھی آپ افریقن گھروں میں قیام کو ترجیح دیتے۔ اور ان کے ساتھ مل کر رہنے اور ساتھ بیٹھ کر کھانے پینے میں راحت پاتے تھے۔ عوام کیا افریقن بچے بھی آپ سے اس قدر مانوس تھے کہ بعض دفعہ آپ کو دیکھ کر ٹانگوں سے چمٹ جاتے۔ اور آپ سے پیسے یا کھانے کی چیز حاصل کئے بغیر نہ چھوڑتے۔ آپ ایسے موقعہ سے استفادہ کرکے کوئی دینی سبق یا نصیحت بھی کر

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 3

تعالیٰ کی نصرت پر کامل یقین اور اس کے فیصلہ پر کامل طور پر راضی رہنے کے جذبات رکھتے تھے۔

زمانہ امامت حضرت صاحب کے انہی اوصاف نے 1974ء کے پر آشوب زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت پر کامل ایمان رکھنے کی وجہ سے جماعت احمدیہ کو نہایت خوش اسلوبی سے اس ابتلاء کے منجدھار سے نکال لیا۔ انتہائی اندوہناک حالات میں حضرت صاحب پر سکون رہے اللہ تعالیٰ کی نصرت پر پر یقین رہے اور جو حضرت صاحب کا اس زمانہ میں دیدار کرتا وہ بھی پر سکون ہو جاتا۔ اور تمام تکالیف اور غموں کو بھول جاتا۔ اور حضرت صاحب کے چہرہ کی بشاشت کے ساتھ اپنے چہرہ کی بشاشت اور مسکراہٹ شامل کر دیتا۔

یہ تمام اوصاف کریمہ اور شمائل عظیمہ حضرت صاحب کے اندر ابتداء سے ہی ودیعت کئے گئے تھے ہاں مسند امامت پر رونق افروز ہونے کے بعد ان میں بجلی جیسی اور چندھیا دینے والی چمک دمک پیدا ہو گئی کیونکہ اب آپ کا طاقتوں اور قدرتوں کے مرکز کے ساتھ براہ راست اور سب سے بڑھ کر تعلق پیدا ہو گیا تھا۔

6۔ اب تعلیم الاسلام کالج کے زمانہ ربوہ کے ایک واقعہ پر اس مختصر مضمون کو ختم کیا جاتا ہے۔

حضرت امام جماعت الثانی نے حضرت الثالث کو بحیثیت پرنسپل تعلیم الاسلام کالج اس کالج کو ربوہ منتقل کرنے کا ارشاد فرمایا۔

آپ اطاعت امام میں فانی ہونے کا مقام رکھتے تھے۔ اس ارشاد کے ملنے پر یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی کا سب سے اہم اور لذیذ کام بھی یہی ہے تن تنہا ربوہ تشریف لے آئے۔ گرمیوں کی چل چلاتی ہوئی دھوپ میں جبکہ ربوہ سفید کلر کا ایک میدان تھا۔ اور یہاں کی لوان دنوں سبزی اور ہریاول کے کامل فقدان کی وجہ سے ناقابل برداشت ہوا کرتی تھی۔ آپ صبح سے لے کر شام تک ایک چھتری لے کر میدان میں کھڑے رہتے اور کالج کی ابتدائی تعمیر کا کام اپنی آنکھوں کے سامنے کرواتے۔ لنگر خانہ سے معمولی دال اور روٹی آپ کو دوپہر کے وقت وہیں پہنچ جاتی جس کی آپ قیمت ادا کرتے۔ اپنے بھائیوں اور بہنوں کے گھروں میں کھانا کھانے نہیں جاتے تھے تاوقت ضائع نہ ہو اور آپ زیادہ سے زیادہ وقت اس کام میں صرف کر سکیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت امام الثانی نے مجھے ایک لاکھ روپے کالج کی تعمیر کے لئے پچاس ہزار ہوسٹل کے لئے اور سولہ ہزار دیگر لواحقات کے لئے دیئے تھے۔ اور فرمایا کہ بس اس رقم میں اگر تم یہ تعمیر مکمل کروا سکتے ہو تو کرواؤ۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرکے اس کام کی حامی بھر لی اور کام شروع کر دیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ روپیہ کہاں سے آتا گیا اور کس طرح آتا گیا اللہ تعالیٰ خود ہی سامان پیدا کرتا چلا گیا۔ اور قلیل ہی عرصہ میں کئی لاکھ کی عمارت تیار ہو گئی۔ یہاں تک کہ 1954ء میں کالج لاہور سے ربوہ منتقل ہو گیا۔ یہ کام آپ کی اولوالعزمی کی ایک یادگار ہے۔ اس زمانہ میں ایک لطیفہ بھی ہوا۔ حضرت صاحب چلچلاتی ہوئی دھوپ میں سارا دن خود تعمیر کی نگرانی کرتے تھے۔ اس لئے تعمیراتی فنڈ سے ہی تین چار روپے کی یا شائد صرف اڑھائی روپے کی ایک چھتری بھی آپ نے خرید لی۔ کیونکہ اسی کام کے لئے ہی اسے خرید اگیا تھا۔ اس لئے اخراجات کے بل میں اس چھتری کی قیمت کو بھی شامل کیا گیا۔

اس زمانہ کے صدر انجمن احمدیہ کے آڈیٹر ایک بہت ہی سخت بزرگ ہوا کرتے تھے۔ انہوں نے اس بل کو پاس کرنے سے اس بناء پر انکار کر دیا کہ چھتری تعمیراتی سامان میں سے نہیں ہے۔

ادھر پرنسپل صاحب اپنی بات پر اڑ گئے کہ چھتری میری نہیں ہے۔ یہ کالج کی تعمیر کے لئے بطور ایک لازمی ضرورت کے لئے خریدی گئی ہے۔ اس چھتری کی مدد سے جو نگرانی کا کام کیا گیا ہے وہ ہزارہا روپیہ کسی دوسرے کو دے کر بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ اس لئے چھتری کی قیمت بہرحال تعمیر کے اخراجات میں ہی شامل ہو گی۔ طرفین اپنی اپنی بات اور موقف پر سختی سے قائم تھے اور مصالحت کی کوئی صورت نہ تھی۔ یہاں تک کہ صدر انجمن احمدیہ نے اپنے ریزولیوشن سے اس چھتری کو تعمیراتی سامان میں شامل کرنا منظور کر لیا اور اس طرح آڈیٹر صاحب کو خاموشی اختیار کرنا پڑی۔

اب یہ بات ایک اصول کی تھی ورنہ اڑھائی روپے کی کیا بات تھی۔ اس اڑھائی روپے کی چھتری سے وہ کام ہوا جو کسی انجینئر کو ہزار روپے ماہوار تنخواہ دے کر بھی سرانجام نہیں دیا جا سکتا تھا۔

حضرت صاحب کے کریکٹر کا ایک نمایاں وصف اطاعت امام میں فنا کا مقام تھا۔

1947ء کے پر آشوب زمانہ میں امام جماعت کی طرف سے حفاظت مرکز کا کام آپ کے سپرد ہوا۔ آپ نے نہایت بہادری اور جواں مردی سے اپنی جان کو خطرات کے سامنے پیش کرتے ہوئے اسے سرانجام دیا۔ باؤنڈری کمیشن کے سامنے مسلمان اکثریت والے ضلعوں اور تحصیلوں کے نقشے پیش کرنے کا کام تھا۔ کہ اپنے کالج کے پروفیسروں کو طلبہ کو رات دن اسی کام میں لگا دیا۔ خاکسار کو یاد ہے کہ کالج کے طلبہ کی ٹیمیں لے کر خاکسار قادیان سے لاہور سول سیکرٹریٹ میں آیا کرتا تھا۔ اور خواجہ عبدالرحیم صاحب جو شاید چیف سیکرٹری یا کمشنر تھے ان کی مدد سے ہم سیکرٹریٹ کے ریکارڈ سے قصبات اور دیہات کی مسلم اور غیر مسلم یعنی ہندو اور سکھ آبادی کو نوٹ کیا کرتے تھے اور پھر اس کے مطابق تھانہ وائز تحصیل وائز اور ضلع وائز مسلم اکثریت رکھنے والے علاقوں کے نقشے تیار کیا کرتے تھے۔ ہماری تمام تر کوششیں اس بات پر مرکوز ہوا کرتی تھیں۔ کہ قادیان کا علاقہ مسلم اکثریت میں ہونے کی بنا پر پاکستان میں شامل کیا جائے مگر تقدیر خداوندی ہی پوری ہوئی۔

یہ تھے حضرت صاحب کے بحیثیت پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان' لاہور ربوہ کے چند واقعات' جن سے پتہ چلتا ہے کہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔

آپ کے اندر یہ باتیں بطور بیج کے تھیں جو بعد میں زمانہ امامت میں خوب اجاگر ہوئیں اور ایک تن آور درخت اور اس کی شاخوں کی صورت میں ظاہر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے۔ (آمین)

خلافت لائبریری ربوہ



ڈاکٹر محمد احمد اشرف

# محترم شیخ مبارک محمود پانی پتی صاحب

اردو کے نامور ادیب اور محقق صدارتی ایوارڈ یافتہ محترم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی کو میں نے دیکھا تو نہیں لیکن ان کے بارہ میں سنا ضرور ہے کہ آپ ایک بلند پایہ عالم، بہت مخلص، فدائی اور جانثار خادم سلسلہ تھے۔ تاہم یہ خصوصیات مجھے ان کے فرزند محترم مبارک محمود پانی صاحب میں دیکھنے کا موقع اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا۔

میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی بزرگ شخصیت کی نسل میں نیکیاں اسی طرح ترقی کرتی رہیں تو جہاں اس کی نسل کو کامیاب قرار دیا جا سکتا ہے وہاں اس شخص کی بزرگی اور زیادہ سامنے آنے لگتی ہے۔

میرے ابا جان محترم مولانا محمد شفیع اشرف صاحب سے آپ کا تعلق بہت پرانا تھا۔ لیکن محترم شیخ صاحب کے ساتھ ہم سب کا تعارف اس وقت ہوا جب ابا جان کی تقرری بطور مربی سلسلہ لاہور میں ہوئی۔

آپ کا گھر اگرچہ ہمارے مکان سے کافی فاصلے پر تھا لیکن آپ کا ہماری طرف اور ہمارا آپ کی طرف آنا جانا بہت کثرت سے ہوا کرتا۔ ہمیشہ بہت پیار، محبت، خلوص اور اپنائیت سے پیش آتے۔ مہمان نوازی کا بے حد خیال رکھتے لیکن تکلف سے کام نہیں لیتے تھے۔ سادگی آپ کی زندگی کا نمایاں وصف تھی۔ تصنیف و تالیف اور مطالعہ کتب سے بہت دلچسپی تھی لیکن کتابوں سے دوستی اتنی سخت بھی نہیں تھی کہ کسی دوسرے کو کوئی کتاب دیتے ہوئے طبیعت گھبرا جاتی۔ کتب کی اشاعت میں آپ کا تجربہ بہت وسیع تھا۔ جسے آپ ہر ضروری وقت میں جماعت کی خدمت کے لئے بڑی خوشی اور دلیری سے استعمال کرتے رہے۔ شائد اسی تجربہ اور شوق کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا پریس جاری کرنے کی توفیق بھی عطا فرما دی۔

آپ مجلس خدام الاحمدیہ لاہور اور مجلس انصار اللہ لاہور کی عاملہ میں متعدد اہم عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق پاتے رہے۔ پھر جماعت احمدیہ لاہور کی بہت سی مرکزی کمیٹیوں میں بھی کام کرنے کا موقع ملا۔ میڈیکل سروسز کی ایک کمیٹی میں تو خاکسار بھی آپ کے ساتھ شامل تھا۔ آپ کی معلومات بہت وسیع تھیں اور آپ کی رائے نہایت پختہ ہوتی۔

لاہور میں کم و بیش ہر جماعتی تقریب میں آپ کسی نہ کسی رنگ میں مصروف کار دکھائی دیتے۔ جو کام بھی آپ کے سپرد کیا جاتا اسے نہایت ذمہ داری اور بہت خاموشی لیکن خندہ پیشانی سے سر انجام دیتے۔ نمود و نمائش، تصنع یا بناوٹ سے کام نہیں کرتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر بھی جو ڈیوٹی آپ کے سپرد کی جاتی وہ غیر معمولی جوش و جذبے کے ساتھ ادا کرتے۔

آپ کو ایک عرصہ سے دل کی تکلیف بھی تھی اور اعصابی بیماری بھی۔ چنانچہ جسمانی صحت کے لئے ادویات یا دیگر احتیاطیں ضرور کرتے اس کے باوجود جب کوئی کام سپرد ہو جاتا تو پھر دھن کے ایسے پکے کہ گرمی ہو یا سردی ہر دوسری تکلیف کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس کام میں مگن ہو جاتے جلسہ سالانہ یوکے میں بھی آپ کو شرکت کی سعادت ملتی رہی لیکن وہاں جا کر بھی اپنے آپ کو خدمت کے لئے وقف رکھا۔

جماعت کے بزرگوں اور دیگر علمی شخصیات کا بے حد احترام کرتے تھے لیکن چھوٹے بچوں کے ساتھ بھی بہت ادب سے پیش آتے بہت شائستہ، نرم زبان اور مہذب انسان تھے اپنے بچوں کو جماعت کا کام کرتے دیکھتے تو بہت خوش ہوتے۔ بسا اوقات صبح سویرے یا رات گئے ان کے بیٹوں کو جو جماعتی کام کے لئے بلانا پڑا لیکن آپ کی اور باقی گھر والوں کی طرف سے ہمیشہ ان کی حوصلہ افزائی ہی ہوتے دیکھی۔ خود بھی اللہ تعالیٰ پر بہت توکل تھا اور دوسروں کو بھی اسی پر بھروسہ رکھنے کی تلقین فرماتے۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے آپ کو چادر رحمت میں ڈھانپ لے۔ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے، آپ کے سب واحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے، وہ سب آپ کی نیکیوں کو مزید آگے بڑھانے والے ہوں اور خدا تعالیٰ سلسلہ کو آپ جیسے انتھک اور بے لوث کام کرنے والے بے شمار فدائی عطا فرماتا رہے۔ آمین

---

# محترم آفتاب احمد خان صاحب کی وفات پر قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور اور اس کی مجلس عاملہ محترم آفتاب احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے کی اچانک وفات یکم اکتوبر 1996ء بمقام لنڈن پر بے حد رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ ہماری درخواست پر وہ 19- اپریل 1996ء کو ہمارے حلقہ میں تشریف لائے۔ اور جماعت سے خطاب فرمایا۔ خدمت دین پر زور دیا۔ اور طلباء کو ارشاد فرمایا کہ دوسرے ملکوں میں جاؤ لیکن اعلیٰ تعلیم کے لئے۔ امامت کے ساتھ ان کی وابستگی قابل رشک حد تک تھی۔ امامت سے والہانہ عشق اور قربانی کا جذبہ رکھتے تھے۔ نظام سلسلہ کے احترام اور حفاظت کے لئے فراست اور توجہ بھری نگاہ رکھتے تھے۔ بہت ہمدرد۔ نیک سیرت۔ خوش طبع اور زیرک وجود تھے۔ جماعت احمدیہ کی دن رات بڑھتی ہوئی ذمہ واریوں کی ادائیگی میں محترم آفتاب احمد خان صاحب گراں قدر حصہ لیا کرتے تھے اور یہ احساس کرتے ہوئے کہ حضرت صاحب پر جماعت کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔ اس میں ہمیشہ حصہ لیتے تھے۔ ہم عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل اور رحم کے ساتھ جانے والی روح پر خصوصی رحمت کرتے ہوئے جماعت کو ایک نہیں کئی آفتاب احمد خان صاحب جیسے نصیب کرے جو خدمت دین کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت و توفیق دے اور محترم خان صاحب کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

ممبران و مجلس عاملہ

جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

---

یاد رفتگان

فیض محمد صادق

# محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ

مسعودہ بیگم ماسٹر عبدالرحمان صاحب خاکی کی بیٹی اور میری اہلیہ تھیں۔ میری اور ان کی ازدواجی زندگی 1951ء میں شروع ہوئی۔ ہماری چار بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ نہایت اختصار کے ساتھ اپنی اہلیہ کے بارے میں یہی کہنا مناسب خیال کرتا ہوں کہ وہ نہایت ملنسار۔ سادہ لوح۔ کم گو۔ سادہ طبع۔ کم خرچ۔ زندگی بغیر کسی فرمائش کے گزارنے والی۔ خاوند اور اولاد سے بے پناہ محبت کرنے والی مہمان نواز۔ اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے والی تھیں۔ ہر آن خوش رہنے والی اور ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والی۔ کبھی کسی سے گلہ شکوہ نہ کرنے والی۔ صدقہ و خیرات دل کھول کر کرتیں۔ 1992ء میں ڈاکٹروں نے بتایا کہ میرے دماغ میں ٹیومر ہے۔ اس وقت میں لاہور ہائی کورٹ میں پریکٹس کرتا تھا۔ اپریشن کروانے کی نیت سے گھر سے لندن روانگی کے لئے اسے تسلی دی کہ بفضلہ تعالیٰ اپریشن کے بعد جلد لوٹ آؤں گا۔ تاہم میرا دروازے سے باہر نکلنا تھا کہ پریشانی اور غم کی حالت میں وہ چوکھٹ پر گر گئیں۔ پھر اٹھا کر تسلی دی۔ اور چند ماہ بعد ہی میں لندن سے اپریشن کروا کر واپس آگیا۔ پھر ایک وقت وہ آگیا کہ مجھے لاہور چھوڑ کر بمع فیملی لندن آنا پڑا۔ یہاں آکر خیال تھا کہ کچھ دیر کے بعد واپس چلے جائیں گے۔ مگر ایسا ممکن نہ ہو سکا۔ پہلے بھی اس کی صحت کمزور ہو چکی تھی لیکن ادھر چار دیواری میں بند رہ کر اور بھی گر گئی۔ بیمار ہو گئی۔ ہسپتال میں داخل کروایا گیا لیکن جاں بر نہ ہو سکی۔ مرتے وقت نہ کوئی شکوہ نہ شکائت، نہ درد نہ تکلیف۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ مسعودہ بیگم کو جنت میں اونچا مقام عطا کرے۔ ہم سب کی غلطیاں اور کوتاہیاں معاف فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب و صحت

ڈاکٹر ایس اے اختر

# مرگی (EPILEPSY)

زمانہ قدیم سے مرگی کے بارے میں طرح طرح کی توہمات مشہور ہیں۔ جن کا حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ آج کی تحقیق اور تجربے سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ مرگی چھوت کی بیماری نہیں ہے یہ ایک مریض سے دوسرے کو نہیں لگتی۔ مرگی عمر کو کم نہیں کرتی اور اس کا اگر بروقت علاج کر لیا جائے تو یہ دماغ۔ اعصاب یا عضلات کو نقصان نہیں پہنچاتی۔ اور مرگی ذہانت شخصیت اور کردار کو متاثر نہیں کرتی۔

**مرگی کیا ہے؟** مرگی ایک ایسا مرض ہے جو دوروں کی شکل میں آتا ہے۔ دورے کی مدت مختصر ہوتی ہے۔ ہمارے جسم کے مختلف افعال کو کنٹرول کرنے کے لئے ہمارے دماغ سے برقی لہروں کا مسلسل اخراج ہوتا ہے۔ جب کسی وجہ سے ان برقی لہروں کا بہاؤ متاثر ہو جائے اور دماغ سے نکلنے والے سگنلز میں خرابی پیدا ہو جائے تو طبی اصطلاح میں اس کو دورہ کہتے ہیں۔ اگر ایسے دورے مسلسل پڑنے لگیں۔ جس کے دوران جسم اور اس کے اعضاء کی حرکات دماغی اعصاب کے قابو میں نہ رہیں۔ تو ایسے شخص کو مرگی کا مریض کہیں گے۔ دوسرے لفظوں میں وقتاً فوقتاً دماغ کے کسی ایک یا زیادہ حصوں کا وقتی طور پر اپنے مربوط نظام سے ٹوٹ کر خود بخود فعال ہو جانا مرگی کہلاتا ہے۔

مرگی کی صحیح تشخیص کے لئے آجکل مختلف ٹیسٹ مثلاً ای۔ ای۔ جی (E.E.G) اور کیٹ سکین (Cat Scan) کئے جاتے ہیں۔

مرگی ایک قابل علاج مرض ہے۔ اور یہ مرض بچوں اور بڑوں دونوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کا بروقت علاج کروانے سے کئی پیچیدگیوں سے بچا جا سکتا ہے۔ ہمارے پاس اب ایسا موثر اور محفوظ علاج موجود ہے جس کے استعمال سے مریض معمول کے مطابق ایک بھرپور زندگی گزار سکتا ہے۔ ہمیں مرگی کے مریض سے مکمل تعاون کرنا چاہئے۔ تاکہ اسے معاشرے کا کارآمد فرد بنانے میں اس کے مددگار ثابت ہوں۔

**مرگی کی اقسام** مرگی کی مختلف اقسام ہیں۔ جن کی درجہ بندی دماغ کے متاثرہ حصوں اور دورہ کے دوران پڑنے والی علامتوں کی بنیاد پر کی گئی ہے۔

## گرینڈ مال یا ٹونک کلونک دورے

Grand Mal or Tonic Clonic fits

اس قسم میں دورہ پڑنے سے پہلے مریض عموماً سر

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

# اسرائیل شام مصالحت کا امکان

اگرچہ اسرائیل کے وزیراعظم مسٹر نیتن یاہو کی تمام تر پالیسیاں عربوں اور فلسطینیوں کے خلاف جارہی ہیں لیکن اب حال ہی میں ایک ایسی خبر سننے کو ملی ہے جس سے امکان پیدا ہو رہا ہے کہ اسرائیل اور شام میں مصالحت کی کوئی راہ نکل آئے۔

اسرائیل کے وزیر دفاع اضحاک مردوسائی نے اسرائیلی پارلیمنٹ کی کمیٹی کے سامنے بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ اسرائیل جولان کے پہاڑی علاقے کے بارے میں شام کے ساتھ مصالحت آمیز رویہ اختیار کر سکتا ہے۔ انہوں نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ شام کے ساتھ امن قائم کرنے کی خاطر اسرائیل کی موجودہ حکومت جولان کا کچھ علاقہ واپس کرنے کو تیار ہے۔ مردوسائی نے شام پر زور دیا کہ وہ جلد از جلد اسرائیل کے ساتھ امن مذاکرات شروع کرے۔

ادھر فلسطینی صدر مسٹر یاسر عرفات نے جو آج کل ناروے کا دورہ کر رہے ہیں کہا ہے کہ مشرق وسطی امن مذاکرات میں رکاوٹ کی ذمہ داری اسرائیل پر عائد ہوتی ہے۔

دریں اثناء یورپین یونین نے مشرق وسطی کے لئے اپنے خصوصی ایلچی کو طلب کیا ہے جو اس علاقہ میں صلح کی کوششوں میں مدد کرے گا۔

اسرائیلی روزنامہ یودیوف اڈ نات نے گزشتہ روز اطلاع دی ہے کہ اسرائیلی حکومت نے مغربی کنارے میں یہودی آباد کاروں کے لئے مزید 82 سو مکان تعمیر کرنے کی اجازت دی ہے۔ مغربی کنارے پر تعمیر کئے جانے والے ان مکانات میں قدامت پسند یہودیوں کو آباد کیا جائے گا جو مذہبی رجحان رکھتے ہوں۔

اسرائیل کے ایسے ہی اقدامات ہیں جو عربوں اور فلسطینیوں کی نظر میں کھٹکتے رہتے ہیں۔ لہٰذا شام کی حکمران سیاسی جماعت بعث پارٹی کے ترجمان اخبار "البعث" نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں لکھا ہے کہ اسرائیل کے وزیراعظم نیتن یاہو مشرق وسطی میں امن کی بجائے جنگ شروع کرنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا تمام عرب ممالک اسرائیل کے خلاف متحد ہو جائیں۔

ooo

## کابل کے شمال میں جنگ

کابل کے شمال میں طالبان ملیشیا اور احمد شاہ مسعود کے فوجی دستوں کے درمیان گزشتہ رات شدید لڑائی شروع ہو گئی۔ طالبان ملیشیا کابل کے شمالی علاقوں پر طیاروں سے بمباری بھی کر رہی ہے۔ احمد شاہ مسعود کی فوجوں پر طالبان کے جنگی طیاروں کی بمباری سے 14۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

وائس آف امریکہ کے مطابق طالبان کا راکٹ قریبی گاؤں کے ایک گھر میں جا گرا۔ جس سے گھر میں سوئے 5۔ افراد جاں بحق ہو گئے۔

ادھر طالبان ملیشیا کے نائب وزیر خارجہ نے ریڈیو پر اعلان کیا ہے کہ شمالی علاقوں میں جنرل رشید دوستم کے خلاف لڑائی جہاد ہے۔ علاوہ ازیں طالبان نے ایران' بھارت' اور روس پر الزام عائد کیا ہے کہ وہ ہماری حکومت کے خلاف جنگ کو شہ دے رہے ہیں۔

دیہاتوں کے بیسیوں لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کر جا رہے ہیں تاہم رات گئے تک جاری رہنے والی اس لڑائی کے جنگی محاذ میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔

ادھر بتایا گیا ہے کہ طالبان پر دوستم کا ایک بڑا حملہ پسپا کر دیا گیا۔ بدقسمت ملک افغانستان میں خانہ جنگی کی آگ پوری قوت سے بھڑک رہی ہے۔ کوئی گروپ بھی نہ تو مصالحانہ لب و لہجہ اختیار کرنے پر تیار ہے اور نہ جنگ بندی پر آمادہ ہے۔ ایسی صورت میں بے گناہ افغانوں کا خون ناحق بہتا رہے گا۔ اور اس ملک کے در و دیوار ابھی اور نہ جانے کتنا عرصہ امن کے لئے ترسیں گے۔

ooo

## روس کے ہندوستان سے دفاعی معاہدے

روس کے نائب وزیراعظم اولیگ ڈیوڈونے کہا ہے کہ روس بھارت کے ساتھ مل کر مشترکہ طور پر نیوکلیئر ری ایکٹر بنائے گا۔ روس کے نائب وزیراعظم نے کہا کہ وہ اس بارے میں بھارت کے وزیراعظم دیوگاؤڑا سے بات کریں گے۔

روسی نائب وزیراعظم بھارت کے پانچ روزہ دورے پر ہیں انہوں نے پیشکش کی کہ روس ایٹمی ری ایکٹروں کی تیاری میں مدد دینے کو تیار ہے۔ جن کی کل استعداد دس لاکھ کلوواٹ ہو گی۔

دریں اثناء امریکہ اور بھارت مل کر بھارت میں چھوٹے جنگی جہاز بنائیں گے۔ جس کا تجربہ فروری میں کیا جائے گا۔ اس بات کا فیصلہ دونوں ممالک کے نیشنل گروپ کے اجلاس میں کیا گیا ہے۔ جس کو امریکی وزیر دفاع کی مدد حاصل تھی۔

ooo

## امریکہ اور یورپی یونین میں مقابلہ

یورپی یونین امریکہ کے اس قانون کے خلاف جوابی کارروائی کرنے والی ہے جس کے تحت امریکہ' کیوبا کے ساتھ تجارت کرنے والی کمپنیوں کو سزا دے گا۔

بی بی سی کے مطابق اب تک یورپی یونین نے جوابی کارروائی اس لئے معطل کر رکھی تھی کہ ڈنمارک نے کہا تھا کہ وہ اسے ویٹو کر دے گا۔ لیکن لکسمبرگ میں مذاکرات کے بعد یورپی یونین کے وزراء نے کہا ہے کہ اس معاملے پر ڈنمارک کو بعض اعتراضات تھے۔ یہ تمام اعتراضات اب دور کرا دیئے گئے ہیں۔

یورپی یونین کی طرف سے جوابی اقدامات کے تحت یورپی کمپنیوں کو اس بات سے منع کیا جائے گا کہ وہ اس امریکی قانون کی پابندی کریں۔ اگر امریکی عدالتوں نے ان کمپنیوں پر جرمانہ نہ کیا تو یورپی عدالتوں میں جوابی مقدمے دائر کئے جائیں گے۔

امریکی حکومت نے کہا ہے کہ یہ اقدامات نامناسب ہیں۔

ooo

## احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

### پاکستانی وقت کے مطابق

**منگل 5- نومبر 1996ء**

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
2-30 (-) اصول کی فلاسفی-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-11-4 (دوبارہ)-
4-00 نارویجین زبان سیکھئے-
4-30 متفرق پروگرام-
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (دوبارہ)-
6-00 لقائم مع العرب- (دوبارہ)-
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- آل ربوہ فٹ بال ٹورنامنٹ- اطفال الاحمدیہ دارالبرکات بمقابلہ دارالیمن-
8-30 صبح- اردو کلاس (دوبارہ)-
9-30 نارویجین زبان سیکھئے-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-11-4 (دوبارہ)-
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (دوبارہ)-
12-00 دوپہر- پشتو پروگرام-
1-00 تعلیم دین حق- روحانی خزائن-
1-30 (-) اصول کی فلاسفی-
2-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)-
3-00 اردو پروگرام- ہجری شمسی کیلنڈر-
4-00 سہ پہر اردو کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)-
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 89-6-7-
7-00 شام ترجمہ کلام الٰہی از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-11-5
8-00 طبی معاملات- دانتوں کی بیماریاں-
8-30 سیمینار- دعوت الی اللہ- تقریر از سید احمد علی صاحب-
9-00 لقاء مع العرب- (نیا)
10-00 نارویجین پروگرام-
(-) اصول کی فلاسفی-
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-

**بدھ- 6- نومبر 1996ء**

12-00 رات- جرمن پروگرام-
1-00 اردو کلاس (نیا)-
2-00 اراؤنڈ دی گلوب (ہماری کائنات)-
2-30 متفرق پروگرام-
3-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-11-5 (دوبارہ)-
4-00 فرنچ زبان سیکھئے-
4-30 حکایات شیریں (نیا)-
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 چلڈرنز کارنر-
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)-
7-00 طبی معاملات دانتوں کی بیماریاں-
7-30 سیمینار دعوت الی- تقریر از سید احمد علی شاہ صاحب-
8-00 صبح اردو کلاس حضرت صاحب کے ساتھ (دوبارہ)-
9-00 فرنچ زبان سیکھئے-
9-30 حکایات شیریں (دوبارہ)-
10-00 ترجمہ کلام الٰہی کلاس- از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- 96-11-5 (دوبارہ)-
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر-
12-00 دوپہر رشین پروگرام-
1-00 اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات-
1-30 تقریر از میر محمود احمد ناصر- اسلام کا ایران پر حملہ (حصہ دوم)-
2-00 لقاء مع العرب- (دوبارہ)-
3-00 اردو پروگرام تقریر از مکرم مولانا محمد منور صاحب-
4-00 سہ پہر اردو کلاس (دوبارہ)-
5-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
5-30 عربی زبان سیکھئے-
6-00 افریقن پروگرام-
7-00 شام- نیچرل کیور- ہومیو پیتھی کلاس- از حضرت امام جماعت الرابع 96-11-6-
8-00 درثمین حصہ 15-
8-30 متفرق پروگرام-
9-00 لقاء مع العرب-
10-00 فرنچ پروگرام-
11-00 تلاوت- حدیث- خبریں-
11-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- (نیا)-

## ضروری اعلان

○ نمائندہ الفضل مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر) توسیع اشاعت الفضل اور وصولی چندہ جات کے لئے ضلع راولپنڈی اور ضلع اٹک کے دورہ پر آرہے ہیں۔ جملہ عہدیداروں اور تمام احباب سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah



# ایک خط

مکرم ناصر احمد خالد لاہور اپنے مکتوب مورخہ 2۔اکتوبر 1996ء میں لکھتے ہیں۔

اس میں (ایک خط) زیادہ تر اسلامیہ کالج لاہور اور آپ کی تعلیم کے زمانہ کے واقعات ہیں۔ اس خط کو میں نے بہت دلچسپی سے پڑھا ہے۔ خاص طور پر پروفیسر حمید احمد خان صاحب کا ذکر ہے۔ ان دنوں سے آپ کے لئے اسلامیہ کالج ہی سے متعلق ایک مضمون اپنی میز پر رکھا ہوا ہے جو کہ اس خط کے ساتھ ارسال کر رہا ہوں۔

اس کا عنوان تو علامہ اقبال اور اسلامیہ کالج لاہور ہے مگر اس میں اور بھی بہت دلچسپ اور تاریخی باتیں ہیں۔

4۔مارچ 1927ء کو اسلامیہ کالج لاہور کے حبیبیہ ہال میں حضرت امام جماعت الثانی نے مذہب اور سائنس کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اس کی صدارت علامہ اقبال نے کی۔ علامہ اقبال کے فرزند ڈاکٹر پروفیسر آفتاب اقبال کا بھی ذکر ہے۔ امید ہے کہ اس مضمون کا مطالعہ آپ کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگا۔"

یہ مضمون جس کا اس خط میں ذکر کیا گیا ہے اسلامیہ کالج سول لائنز لاہور کے فاران 1986ء کے شمارے میں شائع ہوا اور اس کے لکھنے والے پروفیسر محمد صدیق صاحب شعبہ اردو ہیں۔ آپ اس مضمون میں لکھتے ہیں۔

4۔مارچ 1927ء کو حبیبیہ ہال میں ایک عظیم الشان جلسے کی صدارت علامہ اقبال نے کی۔ اس میں مرزا بشیر الدین محمود (12۔جنوری 1889ء 8۔نومبر 1965ء) نے مذہب کے موضوع پر تقریر کی۔ ڈاکٹر عبداللہ چغتائی اس جلسے کے متعلق رقم طراز ہیں۔

ایک دفعہ سیکرٹری ایجوکیشنل یونین مسٹر محمد اعظم نے کوشش کر کے مرزا بشیر الدین محمود قایادنی کو آمادہ کر لیا کہ وہ اس یونین کے جلسہ میں مذہب اور سائنس کے موضوع پر ایک لیکچر دیں۔ مجھے مجبور کیا گیا کہ میں حضرت علامہ کو اس جلسے کی صدارت پر آمادہ کروں۔ چنانچہ میں مسٹر محمد اعظم کو اپنے ہمراہ علامہ کے پاس لے گیا۔ اس نے علامہ سے درخواست کی تو آپ نے یہ درخواست قبول فرمائی۔ اور طے پایا کہ 4۔مارچ 1927ء کو علامہ صدارت کریں گے۔ ان دنوں آپ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بھی منتخب ہو چکے تھے۔"

علامہ اقبال نے اپنی صدارتی تقریر میں مندرجہ ذیل مختصر الفاظ میں مرزا بشیر الدین کی تقریر کے موضوع پر روشنی ڈالی۔

"مذہب' فلسفہ' طبعیات اور دیگر علوم و فنون سب کے سب مختلف راستے ہیں جو ایک ہی منزل مقصود پر جا کر ختم ہوتے ہیں۔ مذہب اور سائنس کے تصادم کا خیال اسلامی نہیں کیونکہ سائنس یعنی علوم جدیدہ اور فنون حاضرہ کے باب کھولنے والے تو مسلمان ہی ہیں اور اسلام ہی نے انسان کو منطق کا استقرائی طریق سکھایا اور علوم کی بنیاد نظریات اور قیاسات پر پرکھنے کے طریق کو مسترد کرنے کی تعلیم دی۔ اور یہ بات علوم جدیدہ کی پیدائش کا موجب ہوئی۔ ڈاکٹر ولیم جان ڈریپر کی مشہور کتاب معرکہ مذہب و سائنس (ترجمہ از مولانا ظفر علی خان) اصل میں مذہب اور سائنس کی ہنگامہ آرائی کی مظہر نہیں بلکہ عیسائیت اور سائنس کے تصادم کی تاریخ ہے۔ اس تصادم کی وجہ یہ تھی کہ یورپ کے علماء و حکماء مسلمانوں کی علمی ترقی سے متاثر ہوئے تو اہل فرنگ کے خیالات میں زبردست انقلاب پیدا ہونے لگا اور رومن کیتھولک والے اس علمی انقلاب سے متصادم ہوئے۔ ڈاکٹر ڈریپر نے اسی انقلاب کی تاریخ لکھی۔

سائنس اور مذہب کے تصادم کا خیال غیر اسلامی ہے۔ کلام الہی کے ہر صفحہ پر انسان کو مشاہدے اور تجربے کے ذریعے علم حاصل کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اور منتہائے نظر یہ بتایا گیا ہے کہ قوائے فطرت کو مسخر کیا جائے۔ چنانچہ کلام الہی تو صاف الفاظ میں انسان کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ اگر وہ قوائے فطرت پر غلبہ حاصل کر لیں گے تو ستارے سے بھی پرے پہنچنے کے قابل ہو جائیں گے۔

مسلمانوں میں فرقہ معتزلہ اور دیگر فرقوں کے درمیان جو تنازعہ پیدا ہوا تھا وہ اس قسم کا نہ تھا جو یورپ کے روشن دماغ علماء اور تاریخ خیال پادریوں کے درمیان پیدا ہوا۔ بلکہ وہ تو ایک علمی بحث تھی جس کا موضوع محض یہ تھا کہ ہمیں الہامی کلام۔ زبانی کو عقل انسانی کے معیار پر پرکھنے کا حق حاصل ہے یا نہیں۔

تاریخ احمدیت میں اس لیکچر کا یوں ذکر شائع ہوا تھا۔

## "مذہب اور سائنس" پر لیکچر

حضرت صاحب کا دوسرا لیکچر 3۔مارچ 1927ء کو "مذہب اور سائنس کے موضوع پر حبیبیہ ہال میں شاعر مشرق ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کی صدارت میں ہوا۔ حضرت صاحب نے ڈھائی گھنٹہ تک تقریر فرمائی اور کلام الہی و حدیث کو سائنس اور علوم جدیدہ کی بعض نئی تحقیقاتوں کے بالمقابل رکھ کر کئی مثالوں سے واضح فرمایا کہ سائنس نے جو باتیں آج دریافت کی ہیں ان کا انکشاف تیرہ سو سال پہلے کلام الہی اور آنحضرت ﷺ فرما چکے ہیں۔ یہ علمی لیکچر ہر پہلو سے نہایت کامیاب لیکچر تھا۔ چنانچہ ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا:۔

"ایسی پر از معلومات تقریر بہت عرصہ کے بعد لاہور میں سننے میں آئی ہے اور خاص کر جو (کلام الہی) کی آیات سے مرزا صاحب نے استنباط کیا ہے وہ تو نہایت عمدہ ہے...... میں اپنی تقریر کو زیادہ دیر تک جاری نہیں رکھ سکتا تا مجھے اس تقریر سے جو لذت حاصل ہو رہی ہے وہ زائل نہ ہو جائے۔ اس لئے میں اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں"۔

## تبدیلی فون

○ مکرم ڈاکٹر خواجہ وحید احمد صاحب 21۔شکور پارک ربوہ کا نیا فون نمبر یہ ہے 212670

## ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم فاروق احمد صاحب خادم بیت القمر دار الصدر غربی ربوہ کو 96-10-29 بیٹا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔

## جامعہ نصرت ربوہ میں صنعتی نمائش

○ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبات مورخہ 6۔نومبر 96ء 10 بجے صبح صنعتی نمائش کا اہتمام کر رہی ہیں۔ مقامی خواتین خصوصاً ادارہ ہذا کی طالبات قدیم سے درخواست ہے کہ ضرور شمولیت کریں اور طالبات کی حوصلہ افزائی کریں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 4

دیتے۔ اور بوقت عبادت بیت میں آنے کی تلقین فرما دیتے تھے۔

جب 1955ء میں حضرت امام جماعت الثانی پر ایک شدید مرض کے اچانک حملہ کی اطلاع بذریعہ تار مغربی افریقہ پہنچی۔ تو آپ بے قرار ہو کر زار زار رونے لگے اور اسی وقت تمام احباب کو جمع کر کے نہایت الحاح سے لمبی دعا کرائی۔ اور مجھے ہدایت فرمائی کہ روزانہ بعد مغرب اجتماعی دعا کرائی جائے۔ اور ایک روز بیان کیا کہ میں روزانہ دعا کرتا ہوں کہ میری بقیہ زندگی اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کو دیدے اور حضرت صاحب کو صحت اور کام والی زندگی عطا کرے۔ حضرت صاحب بھی آپ سے شفقت کا سلوک فرماتے تھے۔

بقیہ صفحہ 5

دردیا طبیعت میں بوجھل پن محسوس کرتے ہیں۔ اس احساس کو متنبہ (Aura) بھی کہتے ہیں۔ دورے کا آغاز عموماً ایک مخصوص چیخ کی آواز (cry) سے ہوتا ہے اور مریض اپنے گردوپیش سے بے خبر بے ہوشی کے عالم میں زمین پر گر جاتا ہے۔ اس کا جسم اکڑ جاتا ہے۔ جس کے فوراً بعد تشنجی حالت میں اس کے جسم خصوصاً بازو اور ٹانگوں میں شدید جھٹکے لگتے ہیں۔ بڑی مرگی کے دورے کا دورانیہ عموماً 3 سے 5 منٹ تک ہوتا ہے۔ دورے کے بعد جب مریض ہوش میں آتا ہے تو اپنے آپ کو بے حد تھکا ہوا محسوس کرتا ہے اپنے دورے کے بارے میں اسے یاد نہیں ہوتا اور وہ عام طور پر گہری نیند سو جاتا ہے۔ دورے کے دوران مریض کی زبان اس کے دانتوں کے درمیان آکر کٹ بھی سکتی ہے۔

### پٹ مال یا ابسینس دورے

(Petit mal or absence seizures

مرگی کی یہ قسم عموماً 4 سے 12 سال کے بچوں میں پائی جاتی ہے۔ اس میں دورے کی ظاہری علامات بہت واضح اور شدید نہیں ہوتیں۔ اس دورے کے دوران مریض چند سیکنڈ تک زمین پر گرے بغیر اپنے ماحول سے کٹ جاتا ہے۔

### انفنٹائل سپازم

(Infantile Spasm) اس قسم کے دورے عموماً 3 ماہ سے دو سال کی عمر میں پڑتے ہیں۔ اور مریض کا دھڑ اچانک بڑی تیزی سے آگے کی طرف جھکتا ہے۔

ان دو بڑی اقسام کے علاوہ مرگی کی مندرجہ ذیل اقسام بھی ہیں۔

(3) ایکائنیٹک دورے
(Akinetic seizure)

(4) مایو کلونک دورے
(Myclonic Seizures)

(5) کمپلیکس پارشل یا سائیکو موٹر دورے
(Partial Complex Seizures or Psychomotor Seizures

(6) سمپل پارشل دورے
(Simple Partial Seizures)

(7) اسٹیٹس ایپی لیپٹیکس
(Status Epilepticus)

اس حالت میں مریض کو مسلسل دورے پڑتے ہیں یہ دورے انتہائی مہلک ثابت ہو سکتے ہیں اور فوری توجہ کے مستحق ہیں۔ ایسے دوروں کی عام وجہ مریض کا اچانک دوا کو چھوڑ دینا ہے۔

**علاج** چونکہ مرگی ایک قابل علاج مرض ہے اس لئے اس کی صحیح تشخیص کے بعد ڈاکٹر کی تجویز کردہ ادویات پابندی سے کھانی چاہئیں۔ ان دواؤں کا استعمال چند سال سے لے کر ساری زندگی تک ہو سکتا ہے۔ دورے کے دوران مریض کے گرد گھیرا نہ ڈالیں۔ شور نہ کریں اور منہ میں زبردستی پانی یا کوئی اور چیز نہ ڈالیں۔ مریض کی گردن پیر سے کپڑا ڈھیلا کر دیں۔ دورے کے دوران مریض کے اردگرد سے وہ تمام اشیاء ہٹا لیں جو مریض کو زخمی کرنے کا سبب بن سکتی ہیں۔ مرگی کے دورے عموماً چند منٹ جاری رہتے ہیں۔ اگر مسلسل اور دیر تک جاری رہیں۔ تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

چونکہ مرگی کے مریضوں کے دورے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہوتا۔ اس لئے مریض کو ایسا پیشہ اختیار کرنا چاہئے۔ جس میں نہ مریض کی زندگی کو خطرہ ہو۔ نہ اس کی وجہ سے دوسروں کی زندگی خطرہ میں پڑے۔

خصوصاً پائلٹ۔ ڈرائیور یا مشین آپریٹر کے پیشے سے مکمل اجتناب کرنا چاہئے۔

اس مرض میں سب سے ضروری بات یہ ہے کہ اس کی تشخیص کے بعد اس کا مکمل اور مسلسل علاج اور حفاظتی تدابیر اختیار کرنے سے اس پر مکمل طور پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ اور مرگی کا مریض ایک صحت مند اور خوشگوار نارمل زندگی گزار سکتا ہے۔

# خبریں

**ربوہ** : 3- نومبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ لاہور ہائی کورٹ اگر مسٹر منظور احمد وٹو کو بحال کر دیتی ہے تو یہ پنجاب کی سیاست و اقتدار میں بھونچال آنے کے ساتھ ساتھ حکومت' منظور وٹو اور مسلم لیگ (ن) کے اعصاب اور سسٹم کا کڑا امتحان ہو گا۔ مسٹر منظور وٹو اعتماد کا ووٹ لینے کا معاملہ 13 نومبر تک لٹکا کر میاں نواز شریف کی حمایت کے لئے بغیر اسمبلیاں تڑوانے کا مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ بحالی کے عرصہ میں منظور وٹو کو عملی میدان میں کئی رکاوٹوں کا سامنا ہو گا۔ انتظامیہ ان کی بجائے گورنر کے احکام پر عمل کرے گی۔ کسی کے اشارے پر بھی منظور وٹو کو اعتماد کا ووٹ دینے والوں کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ یہ ہو گا کہ آئندہ انتخابات میں انہیں کس پارٹی کے ٹکٹ پر انتخاب لڑنا ہے۔ بحالی کے ساتھ ہی گورنر مسٹر وٹو کو آئین کے تحت اعتماد کا ووٹ لینے کا کہہ سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے وقت کی بظاہر کوئی پابندی نہیں۔ نواز شریف کے ساتھ ساتھ پی پی پی بھی منظور وٹو کو اپنانے کا سوچ سکتی ہے۔ لیکن یہ بات بھی پی پی پی کے لئے شکست اور نواز شریف کے لئے باعث ناکامی بن سکتی ہے۔

○ پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے کہا ہے کہ اعتماد کے ووٹ سے پہلے بھی وزیر اعلیٰ کے خلاف تحریک عدم اعتماد آ سکتی ہے۔ اگر عدالت نے منظور وٹو کو بحال کرنے کی ہدایت کی اور حلف لینے کے لئے کہا تو اس کے بعد بھی انہیں کہہ سکتی ہے کہ وہ دوبارہ اعتماد کا ووٹ لیں۔ گورنر کو بھی حق ہے کہ وہ انہیں اعتماد کا ووٹ لینے کی ہدایت کریں۔ اور ارکان اسمبلی بھی تحریک عدم اعتماد دے سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں اپوزیشن اسمبلیوں سے استعفے نہیں دے گی۔ حکومت کو بھی زیادہ ذمہ داری کا ثبوت دینا چاہئے۔ دونوں مل بیٹھ کر مسائل کا حل تلاش کریں۔

○ وزیر اعظم نے صدر مملکت کو یقین دہانی کرا دی ہے کہ مسٹر منظور احمد وٹو کے بارے میں جو بھی عدالتی فیصلہ ہو گا اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ صدر مملکت نے ہدایت کی ہے کہ ہارس ٹریڈنگ اور دوسری بدعنوانیوں کی روک تھام اور ارکان کی نقل و حرکت سے پیدا ہونے والا تاثر دور کیا جائے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ منظور وٹو کی راہ میں غیر قانونی رکاوٹ نہیں ڈالی جائے گی۔

○ بھارت کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ بھارت کو پاکستان پر گہری نظر رکھنا ہو گی۔ افغانستان میں مداخلت خود پاکستان کے لئے مشکلات پیدا کر دے گی۔

○ نیپال کے وزیر اعظم شیر بہادر ڈوبے نے اپنے پانچ روزہ دورے کے دوسرے دن وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سے باضابطہ مذاکرات کئے۔ دونوں لیڈروں نے دو طرفہ تعلقات علاقائی اور بین الاقوامی معاملات اور سارک کے ممبر ممالک کے درمیان تعاون کو بہتر بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ پنجاب میں ہارس ٹریڈنگ کی مزاحمت کی جائے گی۔ وفاقی حکومت پنجاب میں جو کھیل کھیل رہی ہے عوام اسے برداشت نہیں کریں گے۔ ہماری جدوجہد کے ثمرات سامنے آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ 12 نومبر کا راولپنڈی کا اجتماع ہمیں اپنی منزل کے قریب تر کر دے گا۔

○ آزاد گروپ کے نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ منظور وٹو کی حمایت کا فیصلہ اٹل ہے۔ وزیر اعظم یا آصف زرداری مجھ پر اپنا فیصلہ ٹھونس نہیں سکتے۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے بتایا ہے کہ منظور وٹو نے ہم سے رابطہ کیا تھا لیکن ہم نے مفاہمت سے انکار کر دیا ہے۔

○ گجرات میں پولیس مقابلہ میں تھانیدار کے قاتل سمیت دو اشتہاری ملزم مارے گئے۔

○ اینٹی کرپشن پولیس نے مقدمات رشوت ستانی اور خورد برد میں ملوث سابق میئر فیصل آباد' سابق چیئرمین ضلع کونسل سرگودھا اور آڈٹ آفیسر سمیت 50۔ افراد کو اشتہاری قرار دے دیا ہے۔

○ کراچی پورٹ ٹرسٹ کے آئل ٹرمینل کے قریب پراسرار آتشزدگی سے لاکھوں روپے کا سامان جل کر راکھ ہو گیا۔ گیارہ بجے لگنے والی اس آگ پر پانچ گھنٹے کے بعد قابو پایا گیا۔

○ روپے کی قیمتوں میں کمی کی وجہ سے موٹر سائیکلوں کی قیمت میں ڈیڑھ ہزار روپے کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ تاہم مقامی طور پر تیار کردہ موٹر سائیکلوں کی قیمت میں تبدیلی نہیں ہو گی۔

○ سال گزشتہ میں پاکستان کی پارلیمنٹ میں سب سے زیادہ طویل عرصے تک قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے خطاب کیا۔ جبکہ وزیر اعظم 11ویں نمبر پر رہیں۔

○ سینٹ کمیٹی میں اپوزیشن نے حکومت کا احتسابی بل مسترد کر دیا ہے۔ قانون و انصاف کی قائمہ کمیٹی میں اپوزیشن کو اکثریت حاصل ہے۔ اپوزیشن اپنے بل پر ہی اصرار کر رہی ہے کمیٹی کے چیئرمین 6 نومبر کو اپوزیشن بل منظور کر کے رپورٹ دیں گے۔ اپوزیشن کا موقف ہے کہ اس کے بل میں ترمیم کی گنجائش نہیں دوسری طرف حکومت ججوں کے تقرر کے بارے میں اپوزیشن کی تجاویز کو تسلیم نہیں کر رہی۔

○ وزیر اعظم اور صدر مملکت کے درمیان اختلافات کے حوالے سے گزشتہ روز ہونے والی ملاقات اس لحاظ سے اہم تھی کہ یہ ملاقات پہلی بار خوشگوار ماحول میں ہوئی۔ یہ ملاقات ایوان صدر کے رہائشی حصہ میں ہوئی۔ بے نظیر بھٹو جب سوا پانچ بجے ایوان صدر پہنچیں تو ان کا پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔ ملاقات کے اختتام پر صدر مملکت وزیر اعظم کو ان کی گاڑی تک چھوڑنے کے لئے آئے۔

○ پاکستان نے ایک بار پھر سلامتی کونسل کے مستقل ارکان کی تعداد بڑھانے کی مخالفت کی ہے۔ پاکستان کے نمائندے نے کہا ہے کہ پاکستان اقوام متحدہ کے ڈھانچے میں مختلف حلقہ ہائے اثر قائم کرنے کا سخت مخالف ہے۔

○ مولانا شاہ احمد نورانی نے کہا ہے اگر مسٹر وٹو بحال ہو گئے تو جے یو پی اور ملی یکجہتی کونسل ان کا بھرپور ساتھ دے گی۔

○ وزیر اعظم نے ایک اعلیٰ سطحی اجلاس میں پاکستان کی کرنسی میں استحکام اور اشیائے صرف کی قیمتوں پر قابو پانے کے لئے مربوط حکمت عملی وضع کرنے کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ وزیر اعظم کی صدارت میں ہونے والے اس اجلاس میں مہنگائی کنٹرول کرنے کے لئے ہنگامی اقدامات کا فیصلہ کیا گیا ہے وزیر اعظم نے کہا کہ غیر ضروری اخراجات پر پابندی کے لئے تجاویز پیش کی جائیں۔

○ جمیعت علمائے اسلام کے مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ قاضی کو بعض قوتوں نے کھڑا کیا ہے۔ نواز شریف کی طاقت روکنے کے لئے "سپورٹڈ دھرنا پروگرام" کرایا گیا۔ امیر جماعت بتائیں کہ وہ دونوں جماعتوں کو برائی کہتے ہیں ایک برائی سے مل کر دوسری برائی کے خلاف تحریک چلا رہے ہیں۔ قاضی نے اپنے مقاصد کے لئے ملی یکجہتی کونسل بنائی' پھر وہ اسے چھوڑ کر نواز شریف کی گود میں جا بیٹھے۔

○ جماعت اسلامی کے ترجمان نے کہا ہے کہ نواز شریف اٹھکیلیاں چھوڑ کر سنجیدگی کا مظاہرہ کریں۔ قاضی نے آئین سے ماورا کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ اپوزیشن لیڈر کرپٹ لوگوں کی موجودگی میں اسمبلیاں چاہتے ہیں تو ہم اسے آئینی نہیں سمجھتے۔ نواز شریف نے 24 جون کو ہمارے مظاہرے سے پہلے ہڑتال کی کال دے دی دھرنا سے پہلے 26 کو پھر ہڑتال کرا دی۔ اب 11 نومبر کو خواتین کے مظاہرے کی تاریخ تھی تو 12 کو جلسہ کی کال دے دی

مفید اور مؤثر دوائیں
جو اندرون و بیرون ملک مشہور ہیں
اکسیر معدہ : ہاضمہ کا بہترین چورن
قندِ شفاء : نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر
حب سعال: کھانسی کیلئے گولیاں
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

ضلع جھنگ کا واحد منظور شدہ انٹرنیشنل پی سی او
دن رات آپکی خدمت کیلئے کھلا ہے
اندرون ملک و بیرون ملک
فوری کال کیلئے
فون : 212311
معلومات کیلئے
رابطہ نمبر 211911
ED
المصور
پبلک کال آفس
ریلوے روڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
دوکان: 212837
گھر: 212175
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز
میاں نسیم احمد طاہر
میاں فرید یوسف

پتہ